١٩٩/١٣

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام کہ افیم کی کاشت (کھیتی باڑی) کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور افیم کا کاروبار کرنا حلال ہے یا نہیں؟ اور اس سے حاصل ہونے والی رقم حلال ہوگی یا نہیں؟ براہ کرم ہمیں اس سے آگاہ کریں۔ شکریہ

محمد آصف
0315-2458165

دار الافتاء
فتوی نمبر ٩٤/١٤٤١
مورخہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

افیون کا جائز مقاصد کے لئے استعمال آج کل نہ ہونے کے برابر ہے، اور حکومت کی طرف سے بھی اس کی کاشت پر پابندی ہے، اس لئے اس کی کاشت اور تجارت کرنا خلافِ قانون بھی ہے اور گناہ میں تعاون بھی۔ تاہم کسی نے افیون کی بیع وشراء سے مال کما لیا تو چونکہ اس کا استعمال جائز کاموں میں بھی ہوتا ہے اس لئے اگر کوئی شخص مشغلہ بنائے بغیر جائز مقاصد مثلاً دوائی وغیرہ کیلئے فروخت کرے، تو اس کی آمدنی کو حرام نہیں کہا جائیگا۔ (ماخذہ التبویب: ١٤١١/٣٧)

(جاری ہے...)

Scanned by CamScanner

كما في الشامية: (٤٥٤/٦)

(قوله وصح بيع غير الخمر) اى عنده خلافاً لهما فى

البيع والضمان لكن الفتوى على قوله فى البيع

وفى الشامية: (٤٢٢/٥)

(قوله أمر السلطان إنما ينفذ) اى يتبع ولا يجوز

مخالفته... وفى ط عن الحموى أن صاحب

البحر ذكر ناقلاً عن أئمتنا أن طاعة الامام فى

غير معصية واجبة فلو امر بصوم يوم وجب۔ والله تعالىٰ أعلم بالصواب

سهيل انور عفي عنه

دار الإفتاء جامعہ دار العلوم کراچی۔

١٥ جمادى الثانيه ١٤٣٣ھ

٧ مئى ٢٠١٢ء

الجواب صحيح

محمد عبد المنان

الجواب صحيح

احقر محمود اشرف غفر الله

١٥/٦/١٤٣٣ھ

١٥ جمادى الثانيه

١٤٣٣ھ

الجواب صحيح

محمد يعقوب عفا الله عنه

١٥/٦/١٤٣٣ھ

دار الإفتاء

فتوى نمبر ٩٤/١٤٣٣

١٥/٦/١٤٣٣ھ

٢٠١٢/٥/٧

مفتى